URDU ELECTIVE (CODE – 003)

MARKING SCHEME (Revised)*

CLASS XII (2025-26)

Time: 3 Hours **Maximum Marks: 80**

Section A (حصہ الف)

جواب نمبر1۔ (5x1=5)

(i) (a) روٹی کپڑا اور مکان

(ii) (c) دل و جگر کا خون پلانا

(iii) (d) ہر ضرورت پر مال خرچ کرتا ہے۔

(iv) (c) نیک کام کرکے

(v) (b) سعادت مندی

جواب نمبر2۔ (5x1=5)

(i) (c)رپورتاژ

(ii) (a)پودے

(iii) (b)پریم چند کے مالی حالات اچھے نہ تھے۔

(iv) (a) ادیبوں کی ان کی زندگی میں قدر نہیں ہوتی۔

(v) (c) مقرر

جواب نمبر3۔ غالب کے خطوط اردو نثر کے اعلیٰ شاہ کاروں میں شمار ہوتے ہیں، کیوں کہ آپ کے خطوط نویسی کا طریقہ بالکل نرالا ہے اور ان کا سرمایۂ نثر صرف ان کے خطوط ہی ہیں جو انہوں نے 1850ء کے بعد اردو میں لکھے ہیں، ان کے اردو خطوط نے جدید اردو نثر کی بنیاد ڈالی۔ (1x5=5)

غالب نے فرسودہ مروّجہ مکتوب نگاری کے طریقے سے انحراف کیا اور ایک نیا راستہ نکالا یعنی مکتوب نویسی میں گفتگو کی زبان استعمال کی ہے اور ان کی نثر میں بے ساختگی اور بے تکلفی پائی جاتی ہے۔غالب کے خطوط کے مجموعے، عود ہندی اور اردوئے معلّٰیٰ ہیں۔

یا

(1912ء تا1972ء)

احتشام حسین اعظم گڑھ کے ایک گاؤں ماہل میں پیدا ہوئے۔ تعلیم اعظم گڑھ اور الہ آباد میں حاصل کی۔ابتدا میں ڈرامہ نویسی کے ساتھ نظمیں اور غزلیں بھی لکھتے رہے۔ بعد میں تنقید پر توجہ کی۔1936ء میں الہ آباد یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں استاد مقرر ہوئے۔ امریکہ اور انگلستان کا سفر بھی کیا۔1961ء میں الہ آباد نیورسٹی کے پرو فیسر بنےاوروہیں ان کاانتقال ہوا۔

احتشام حسین کا اصل میدان تنقید ہے۔شروع سے ہی وہ ترقی پسند تحریک سےوابستہ رہےاور اشتراکیت میں یقین رکھتے تھے۔ لہٰذا اپنی تنقیدی تحریروں میںانہوں نے انہیں نظریات کی روشنی میں زندگی اور ادب کے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

جواب نمبر4۔ (i) ڈاکٹر آغا سہیل، طاہر تونسوی، ابصار الصناء عبد العلی۔ (2x2•5=5)

طاہر رضا زیدی، راحت سعید، محمد حسن عسکری، محمد علی صدیقی۔(طالب علم ان میں سے کوئی تین نام لکھ سکتا ہے)

(ii) شب بیداری،ذکرِالٰہی اور عبادت کی تلقین۔خدا کی کسی مخلوق کو حقیر نہ سمجھنا۔غفلت کو دور کرنا۔

(iii) شہزادے نے جب سرنگ کے اندر قدم رکھا تو وہ ایسی دنیا میں پہنچ گیا۔جہاں دو طرح کے انسان پائے جاتے تھے۔ایک تو وہ جو جی رہے تھے دوسرے وہ جو جیتے جی مر رہے تھے۔

(iv) اُماکانت ایک عام، بے فکر اور لاپرواہ بے روزگار نوجوان۔ رومانیت سے بھرپور۔ مگر ذہین اور حساس۔ یہی ذہانت اور حساسیت چند لمحوں میں اسے فسادات اور اس کے اثرات پر سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ احساسِ ندامت پیدا کرتی ہے۔

جواب نمبر5۔ (5x1=5)

(i) (b) حوصلہ

(ii) (a) سیکڑوں

(iii) (a) ٹھہرنا نہیں چاہیے

(iv) (c) دن اور رات

(v) (c) مشاعر

جواب نمبر6۔

(5x1=5)

(i) Elegy written in a country church yard (a)

(ii) (c) نظم طباطبائی

(iii) (c) مویشی

(vi) (d) کسان

(v) (c) مکھیوں کا بھنبھنانا

جواب نمبر7۔ خودی کی تعمیر، عمل مسلسل، اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کی ہدایت، محنت کرنے کا درس، آزادی اور حریت کے ساتھ زندگی گزارنے کا درس، دیر و حرم سے گریز کرنے کی تلقین، وطن پرستی، مشرق اور مغرب کی اچھی چیزوں کی تقلید وغیرہ۔ (1x5=5)

یا

الطاف حسین حآلی اردو ادب میں خاص مقام کے مالک ہیں۔وہ اردو کے پہلے سوانح نگار اور تنقید نگار بھی ہیں۔ وہ قادر الکلام نظرگو شاعر بھی ہیں۔ان کی غزلوں کا دھیمہ پن اور لب ولہجہ آج بھی دل کو چھو جاتا ہے۔ان کی شاعری کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) لہجہ کا دھیمہ پن۔ (۲) پاکیزہ جذبات۔ (۳) گفتگو کا انداز۔ (۴) مبالغے سے پرہیز ۔ (۵) محاورے کی چاشنی

جواب نمبر8۔

(2x2•5=5)

(i) شاعر اس شعر میں صنفِ غزل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ غزل وہ صنفِ سخن ہے جو کم سے کم لفظ میں ایک پوری بات کہنے کا ہنر رکھتی ہے۔

(ii) ارمغان حجاز، ضرب کلیم، بانگ دراں، بال جبریل۔

(iii) یادوں کے بجھے ہوئے سویرے سے مراد ماضی (گزرے ہوئے دنوں) کی حسین اور بھولی بسری یادیں ہیں۔یعنی وہ دن جو گزر گئے اب ان میں کوئی چمک اور رونق باقی نہیں ہے۔شاعر نے اپنے ہی کو بجھے ہوئے سویرے سے تعبیر کیا ہے۔

(vi) انسان کا مستقبل میں آنے والے خطرات کا سوچ کر ڈرتے رہنا جبکہ اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ وقت آئے گا بھی یا نہیں۔ مستقبل سے خوف کھا کر اپنا حال خراب کرنا۔

جواب نمبر9۔ ویکوم محمد بشیر 1910ء تا 1994ء (1x4=4)

محمد بشیر کی ولادت کیرالا میں ہوئی ان کے والد عمارتی لکڑیوں کے ٹھیکے دار تھے۔محمد بشیر بچپن سے ہی بڑے ذہین اور ملنسار انسان تھے، نہایت حساس طبیعت رکھتے تھے، دس گیارہ برس کی عمر میں وہ آزادی کی تحریک میں شامل ہو گئے۔اس کی وجہ سے انہیں اسکول چھوڑنا پڑا اور پھر بعد میں وطن بھی چھوڑا۔محمد بشیر نے 1937ء کے آس پاس لکھنا شروع کیا اس وقت عمر 27 سال تھی۔ان کی سب سے اہم تخلیق "بچپن کی ساتھی ہے"۔ وہ اپنی بات نہایت سادہ، سلیس اور عام فہم زبان میں لکھنے پر قدرت رکھتے تھے۔ ملیالم ناول اور افسانے کی زبان پر ان کی تخلیقات کے گہرے اثرات ہیں، اس کا اعتراف کئی نقادوں نے کیا ہے۔ ویکوم محمد بشیر کو ان کی ادبی خدمات کے پیش نظر کئی انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔

یا

"کلرک کی موت" ایک معمولی واقعہ پر مبنی ہے۔چیرویا کوف پیشے سے ایک کلرک ہے اور تھیٹر کی دوسری قطار میں بیٹھا دور بین کی مدد سے "مے کلوش دے کارنویل" نامی ڈرامہ دیکھ رہا ہے۔وہ اسٹیج کی طرف دیکھ رہا ہے تبھی اسے چھینک آتی ہے۔ظاہر ہے یہ فطری امر تھا۔جیب سے رومال نکال کر اس نے ناک پونچھی اور ایک صاحب اخلاق کی طرح اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھا کہ اس کی چھینک سے کسی کو کوئی خلل تو نہیں پڑا۔اس نے دیکھا کہ پہلی قطار میں بالکل اس کے سامنے بیٹھا ہوا ایک پستہ قامت بوڑھا بڑی احتیاط سے اپنی گنجی چاند اور گردن کو اپنے دستانے سے صاف کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ بڑبڑاتا جا رہا ہے۔چیرویا کوف نے پہچان لیا کہ یہ بوڑھا شخص رسل و رسائل کا سول جنرل بری ژالوف ہے۔چیرو یا کوف نے سوچا کہ یہ درست ہے کہ یہ میرا افسر نہیں لیکن پھر بھی برا لگتا ہے مجھے معافی مانگ لینی چاہیے۔اس نے کہا، مجھے معاف کر دیجیے، یہ پہلے سے سمجھی بوجھی چیز نہیں تھی۔ بری ژالوف بڑبڑایا مہربانی کر کے آپ خاموش ہو جائیں تو اچھا ہے۔ چیرویا کوف نے انٹرویل میں پھر معذرت کی مگر بری ژالوف نے کہا، کیا اس کا دہرانا ضروری ہے۔میں تو اسے بھول گیا تھا۔ گھر جا کر چیرویا کوف نے اپنی بیوی کو سارا ماجرا سنایا۔اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم جا کر معافی مانگ لو۔ورنہ وہ سمجھے گا کہ تمہیں کسی محفل میں بیٹھنے کا سلیقہ نہیں ہے۔

دوسرے دن چیرویا کوف اپنی نئی وردی پہن کر جنرل کے دفتر پہنچا۔وہاں بہت سے لوگ اپنی درخواستیں لے کر آئے تھے، ان کے جانے کے بعد چیرویا کوف نے اپنی بات دہرائی، معاف کیجئے گا حضور! انتہائی شرمندگی کا احساس ہے۔اس پر جنرل نے اسے کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا اور چیخنے والے انداز میں کہا، آپ میرا مذاق اُڑا رہے ہیں، جناب۔وہ بولا اور دھڑ سے دروازہ بند کر دیا۔ بار بار معافی مانگنے کے باوجود جنرل بری ژالوف نے اسے معاف نہیں کیا۔ اسی احساسِ شرمندگی میں دیتے رہتے ایک شام چیرویاکوف کی جان چلی گئی۔

سوال نمبر10۔ (2x3=6)

(i) چیرویاکوف کو صاحب اخلاق انسان اس لیے کہا گیا ہے کیوں کہ دفعتاً چھینک آجانے پر وہ اپنے چاروں طرف مڑکر دیکھتا ہے کہ میری چھینک کسی کے لیے خلل انداز تو نہیں ہوئی اور وہ ایک ذرا سی چھینک آجانے پر شرمندہ ہو جاتا ہے۔

(ii) افسانہ "جنم دن" میں ایک مفلس انسان کے جنم دن کو پیش کیا گیا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ اس کا پورا دن کیسے گزرا۔ اس نے صبح عہد کیا تھا کہ اس دن وہ کوئی غلط کام نہیں کرے گا مگر بھوک سے مجبور ہو کر اسے کھانا چرا کر کھانا پڑا۔ وہ پورے دن اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اسے کہیں سے کھانا مل جائے۔ اس کے لیے وہ کئی جگہ جاتا ہے اور مختلف لوگوں سے ملاقات کرتا ہے، مگر ناکام رہتا ہے۔

(iii) چھینک آنے پر چیردیا کوف نے ایک صاحبِ اخلاق کی طرح اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھا کہ اس کی چھیک کسی کے لئے خلل انداز تو نہیں ہوئی۔

(vi) افسانہ نگار بوڑھے مچھوارے کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ وہ بوڑھا آدمی ایک چھوٹی سی کرسی پر بیٹھا تھا۔بالکل خاموش، بے حس و حرکت، منہ میں پائپ دبا تھا جو نہ جانے کب کا بجھ چکا تھا۔ہاتھ میں مچھلی پکڑنے کا کانٹا تھا۔ندی کے کنارے گندے پانی میں دور تک ڈوبا ہوا تھا۔ رہ رہ کر منہ میں پائپ ہل اٹھتا تھا ، وہ جھیل کے اس پار شہر کی طرف بار بار دیکھ رہا تھا۔

Section B (حصہ ب)

سوال نمبر 11۔ (2x3=6)

(i) اردو زبان کے آغاز سے متعلق مختلف نظریات و آراء ہیں جسے نکات کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

1۔ محمد حسین آزاد برج بھاشا کو اس کی ماں قرار دیتے ہیں۔

2۔حافظ محمود شیرانی اسے پنجاب کی بیٹی بتاتے ہیں۔

3۔ نصیر الدین ہاشمی اس کی ابتداء دکن سے بتاتے ہیں۔

4۔ مسعود حسین خان کھڑی بولی یعنی دہلی اور اس کے اطراف کو اس کی جائے پیدائش قرار دیتے ہیں۔

5۔ سید سلیمان ندوی صاحب اس کی جائے پیدائش سندھ کو قرار دیتے ہیں۔

(طالب علم ان میں سے دو نظریات کی وضاحت کر سکتا ہے۔)

(ii) مسلمانوں میں اصلاحی شعور پیدا کرنا۔ جدید سائنسی تعلیم پر زور دینا۔ غلط رسم و رواج اور توہم پرستی کے خلاف آواز اٹھانا۔ اخلاقی اور فکری تربیت۔

مضامین : اصلاحی، سماجی، تعلیمی، اخلاقی، سائنسی، تنقیدی مذہبی مضامین۔

(iii) میر امن دہلوی: دہلی کی پیدائش۔عظیم آباد اور دہلی میں قیام۔ ہندوستانی شعبے کے منشی۔ قصہ چہار درویش کا ترجمہ 'باگ و بہار' کے نام سے مشہور ہوا۔ اخلاق محسنی کا اردو ترجمہ 'گنج خوبی'۔ زبان سادہ اور سلیس دلی کی بامحاورہ۔

میر شیر علی افسوس: دہلی کی پیدائش، فیض آباد، لکھنو اور بنارس میں قیام۔مترجم کی حیثیت سے تقرر۔ مسودات کی اصلاح کا کام۔ مشہور کتاب گلستاں کا اردو ترجمہ 'باغ اردو'۔خلاصہ التواریخ کا اردو ترجمہ 'آرائشِ محفل'۔

(طالب علم کوئی بھی دو ادیبوں کے بارے میں لکھ سکتا ہے)

(iv) دبستان دہلی کی اہم خصوصیات:

1۔تصوف کے مضامین، اخلاق و تصوف، فلسفیانہ شاعری۔ 2۔داخلیت۔ 3۔معاملات عشق میں حیا اور پردے کا خاص خیال۔ 4۔ آہ و درد، حسرت و یاس، سوز و گداز، سلامت و سادگی۔ 5۔سنجیدگی و متانت۔ 6۔حقیقت بیانی وصداقت 7۔اختصار (غزلیں مختصر)۔ 8۔محبوب کا حسن فطری انداز میں بیان کرنا، پاکیزگی و نفاست۔ 9۔ صنائع و بدائع کا سلیقے سے استعمال۔ 10۔دنیائے فانی اور اس کی بے ثباتی کا تصور۔ 11۔رمزیت اور اشاریت۔ 12۔معاملات و واقعات صحیح و اصلی، جذبات تخیل و غیرہ۔

(v) ترقی پسند تحریک کے علمبر دار ادب برائے زندگی پر یقین رکھتے تھے۔ادب میں نئے خیالات اور نئے نظریات کے قائل تھے، ادبیات اور فنون لطیفہ کو قدامت پرستوں کی مہلک گرفت سے نجات دلانا چاہتے تھے۔یہاں تک کہ اقبال جیسے شاعر کو بھی رجعت پرست شاعر کہہ دیا۔غریبوں، مظلوموں، سماج کے دبے کچلے لوگوں کے استحصال اور ان کی حق تلفی کے خلاف آواز بلند کی۔ اسی طرح عوام کے دکھ سکھ، جد و جہد اور مسائل کے ترجمان بن کر روشن مستقبل کی راہ دکھائی۔اس

انجمن نے بھوک، افلاس، سماجی پستی اور غلامی جیسے مسائل کو موضوع بنایا۔اسی تحریک نے شعر وادب میں نئے افکار کی ہوا چلائی جس سے ادیبوں اور شعراء نے خواب و خیال کی دنیا سے نکل کر حقیقتوں کی دنیا میں سانس لینا سیکھا، اس طرح حقیقت نگاری کا فروغ ہوا۔ادب کی افادیت پر زور دیا، موضوعات کا دائرہ وسیع کیا، اردو شعر وادب کا دامن وسیع کیا اور عوام کے نزدیک لائے محنت کشوں کی حمایت کی، اسی طرح مواد اور موضوع پر زور دیا۔

سوال نمبر12۔ (1x5=5)

(i) (c)سرسید احمد خاں

(ii) (b)لکھنؤ

(iii) (d)ترکی

(iv) (a)خوجی ایک مطالعہ

(v) (d) جمیل مظہری

Section C (حصہ ج)

جواب نمبر13۔ (5x2=10)

(i) اور اور آخر

(ii) دونوں مصروعوں میں قافیہ اور ردیف کا ہونا۔

(iii) ”بھی ہوگی“۔

(iv) وہ حرف جو ایک چیز کو دوسری چیز کے جیسا بتانے کے لیے استعمال کیا جائے۔

(v) چودھویں کا چاند۔

(vi) یہ مقطع کا شعر ہے۔ اس میں تعلّی پائی جاتی ہے۔

(vii) حسنِ تعلیل

(viii) **صنعتِ تلمیح**